49667-اسے یاد نہیں کہ آیا روزوں کی قضاء کر چکی ہے یا نہیں

سوال

گزشتہ رمضان میں نے ماہواری کے سبب کچھ روزے نہیں رکھے تھے ، اوراب مجھے یاد نہیں کہ آیا میں نے اس روزوں کی قضاء میں روزے رکھے تھے یا نہیں ؟ لیکن ظن غالب یہی ہے کہ میں نے بطور قضاء روزے رکھیں تھے ، اب مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

آپ کو قضاء کرنا لازم نہیں بلکہ ظن غالب ہی کافی ہے ۔

شرعی طور پر بھی عبادات میں ظن غالب پر عمل کرنا وارد ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں پائی جاتی ہے :

(تم میں سے کسی ایک کو جب نماز میں شک پیدا ہوجائے تو اسے صحیح کو تلاش کرنا چاہیے اوراسی پر وہ نماز مکمل کرکے سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کے دو سجدے ادا کرلے) ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (401) صحیح مسلم حدیث نمبر (572) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اس میں امام ابو حنیفہ اوراہل کوفہ میں سے ان کی موافقت کرنے والے اہل الرائے کی دلیل پائی جاتی ہے کہ جسے نماز کی تعداد میں شک ہواوراس نے کوشش کی اور ظن غالب پر عمل کرلیا تواس پر لازم نہیں کہ کم ازکم پر عمل کرے اورزیادہ رکعات نہ پڑھے ، حدیث کا ظاہر توان کی ہی دلیل بنتی ہے ۔ اھ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے مجموع الفتاوی میں صحیح قرار دیا ہے کہ اس حدیث میں کوشش یا تحری سے مراد ظن غالب پر عمل ہی ہے ، اور جو بعض علماء کرام نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد یقین ہے اس لیے کم ازکم پر بنا کرنی چاہیے جس طرح اگر کسی کو شک ہو کہ دو رکعت ادا کی ہیں یا تین تواسے دو ہی شمار کرے اس قول کو شیخ الاسلام نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (23/5-16) ۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی فقہ اوراصول فقہ کے منظوم اشعار میں کہتے ہیں :

اگر یقیق کرنا مشکل ہو تو ظن غالب پر عمل کرو تو یہ اتباع ہوگی ۔

معنی یہ ہے کہ انسان جب یقین پر عمل نہ کرسکتا ہو تو اسے ظن غالب پر ہی عمل کرنا چاہیے ۔

اس لیے اگر آپ کا ظن غالب یہی ہے کہ آپ نے روزوں کی قضاء کرلی ہے تو آپ پر کچھ بھی لازم نہیں آتا ، اوران ایام کی قضاء دوبارہ لازم نہیں ۔

لیکن اگر عورت کو یہ شک ہو کہ قضاء کی ہے یا نہیں ؟ اوراس کے ظن غالب پر بھی ان دونوں میں سے ایک چیز بھی نہ ہو تو اس صورت میں اسے قضاء لازم آتی ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

جب عورت نے رمضان کے کچھ روزے چھوڑے ہوں اوروہ بھول گئی ہوکہ آیا اس نے روزے رکھے ہیں کہ نہیں ، اسے صرف اتنا یاد ہے کہ صرف ایک روزہ باقی ہے ، توکیا وہ سب روزے دوبارہ رکھے گی یا اسے یقین پر بنا کرنی چاہیے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جب عورت کو یہ یقین نہ ہوکہ اس پر صرف ایک روزہ کے علاوہ کچھ نہیں تو اسے صرف ایک روزہ ہی رکھنا ہوگا ، لیکن اگر اسے یقین ہوکہ اس کا ایک روزہ باقی ہے اورصرف اسے یہ علم نہ ہوکہ اس نے یہ روزہ رکھا ہے کہ نہیں تو اس صورت میں اس پر ایک روزہ رکھنا واجب ہوگا ۔

کیونکہ اصل تو یہی ہے کہ یہ روزہ اس کے ذمہ ہے اوروہ اس سے بری الذمہ نہیں ہوئی لھذا اس پر روزہ رکھنا واجب ہوگا ، لیکن جب اسے شک ہوکہ اس کے ذمہ ایک روزہ ہے یا دو ؟ تو اس صورت میں صرف ایک روزہ ہی لازم ہوگا ۔

اورجسے یہ علم ہوکہ اس پر ایک یا ایک سے زیادہ روزے ہیں ، لیکن اسے یہ شک ہوکہ آیا اس نے روزے رکھے ہیں کہ نہیں تو اس صورت میں اسے روزے رکھنے واجب ہونگے ، کیونکہ اصل تو یہی ہے کہ روزے باقی ہیں ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی الصیام صفحہ نمبر (372) ۔

واللہ اعلم.